رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ روز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ | ۸ مارچ ۱۹۱۲ء | نمبر ۱۰

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱/

اُردو کی دوسری کتاب ۲/

اُردو کی تیسری کتاب ۳/

اُردو کی چوتھی کتاب ۴/

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲/

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳/

رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا ۶ر

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی و ار+

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح :- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵/ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ما عہ گرونول لعہ+ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں+

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ...... عہ/
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ...... عا/
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ...... ہے/
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ے/۵
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی+

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	سہ	ے
چوتھائی کالم	عہ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	معہ
پورا کالم	للعہ	معہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	۵	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا+

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں+

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں فارسی اُردو

صحت } نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے۔ قیمت ۴/ +

حل مشکلات } پروفیسر جیمس صاحب۔ آر حصہ اوّل۔ ۶/ +

تحقیقِ بائیبل } مصنفہ مرقس داؤد صاحب۔ ۴/ +

طالبانِ حق } کپتن فیبر صاحب ڈی۔ ڈی۔ ۹/ +

رہنمائے تعلیم۔ ۴/ +
ویدک شائستگی۔ رومن اُردو۔

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۶ پائی +
رومن اردو	قیمت	۶ پائی +
گورمکھی	قیمت	۶ پائی +
بچوں کی پرورش	قیمت	۱/ +
تواریخ بائیبل	قیمت	عہ/ +
حیات مسیح	قیمت	۱۲/ +
مسیح کا نمونہ	قیمت	۸/ +
سبدو غزلیں اُردو	قیمت	۱/ +
گورمکھی	قیمت	۱/ +

مس لوئیس ماسٹن صاحبہ کی تصنیفات

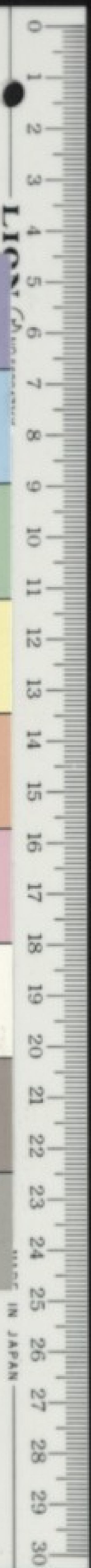
کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے۔

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸/ +
۲۔ تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳/ ۶/ +
۳۔ دولت لازوال اُردو ۳/ ۸/۔ رومن اُردو ۸/ +
۴۔ عزت بے مثال اُردو ۳/ ۵/۔ رومن اُردو ۸/ +
۵۔ اصلاح اخلاق ۴/ +
۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ۱/ +
۷۔ بچوں کی پرورش ۱/ +
۸۔ شادی کی بابت خیالات ۱/ +
۹۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

دیگر کتب

۱۔ اسلام میں مسیح ۱۰/ +
۲۔ ینابیع القرآن ۲/ +
۳۔ بائیبل یا قرآن ۱۰/ +
۴۔ سیر ہند معہ تصویرات اُردو صہ/ +
۵۔ وشنو کے دس اوتار ۲/ +
۶۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲/ +
۷۔ ردّ تناسخ ۴/ +

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودہانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشان

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۸ مارچ ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

کالا باغ سے بنوں کو ملکی تنگ پٹری کی ریلوے بن رہی ہے ۔ اس کا ایک حصہ تیار ہوگیا ہے ۔ آٹھ میل لمبی لائن ہے ۔ اور کل چھبیس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا ۔ دریائے سندھ پر اس لائن کے متعلق ایک پل بھی بنایا جائیگا ۔

دہلی کی برقی ٹرام کمپنی نے گورنمنٹ پنجاب سے اس مضمون کی درخواست کی ہے کہ ہمارے اجارہ میں توسیع منظور فرمائی جاوے اور قیصری شہر دہلی کے حدود کے اندر برقی روشنی بہم پہونچانے اور ٹرام چلانے کی اجازت دیجاوے ۔

سرکاری اور غیر سرکاری ریلوں کی یکم اپریل سے دس ماہ گذشتہ تک کی آمدنی میں بمقابل گذشتہ سال (۳۳۶۰۲۰۲۴) روپیہ کی زیادتی ہوئی ۔

مہاتما بدھ کے پھول جو پشاور کے نزدیک کسی پرانے مندر سے نکلے تھے اور برہما کو دیئے گئے تھے ۔ ان کے لئے ایک بڑا شاندار مندر مانڈلے کی پہاڑی پر بنایا جائیگا ۔

کلکتہ کی ایرانی ڈیفنس سوسائٹی نے ایک جلسہ میں ایران کی نصیحت کا ریزولیوشن پاس کیا ۔

ایران کو بزور تاکید کی ہے کہ برٹش روسی قرضہ کی شرطیں نمانے وہ بہت ہی بیجا ہیں ۔

مہاراجہ موہر جھنج شکار سور کھیلتے ہوئے زخمی ہوگئے تھے افسوس کہ فوت ہوگئے ۔

دربار صاحب امرتسر کے نواح سے بھی فاحشہ عورتوں کا اٹھا دینا ضروری سمجھا جاتا ہے ۔

جنگ ٹریپولی سے متعلق ایک خبر آئی کہ اٹالین نے ہوس پر قبضہ کیا یہ ولایت دمشق کا اندرونی شہر ہے ۔ یہاں کی آبادی تیس ہزار ہے ۔ ایک ثلث عیسائی ہے حیران ہیں کہ اٹالین فوج یہاں کیسے گھس آئی ہے ۔

بروز منگل دن بھر یہاں لڑائی رہی ۔ اٹالین فوج نے دھاوا کرکے مرغب کی بلندیاں سر کیں ۔

ترک و عرب نے بہت کوشش کی ۔ لیکن شام ہونے پر ہٹ جانا پڑا بھاری نقصان اٹھایا ہے

ترکوں و عربوں کے مقتول و مجروح میدان میں پڑے تھے ۔ اُن کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکے ۔

بخلاف اس کے اٹالین کے صرف گیارہ مقتول ۸۲ مجروح تھے ۔ یہ خبر لندن سے ۲۸ فروری کی ہے ۔

قسطنطنیہ سے ۲۰ فروری کی خبر ہے کہ والئی بیروت نے اٹالین گولہ باری کا نقصان ظاہر کیا ہے ۔

ترکی جنگی جہازوں کے ۵۴ سپاہی قتل اور ۱۰ زخمی تھے دو جہاز تباہ کئے گئے تھے ۔

بیت المقدس سے تمام اٹالین کے نکالدینے کا حکم دیگیا ۔ ۷۰ ہزار پر اس کا اثر ہوگا ۔

امریکہ کے صوبہ برٹش کولمبیا میں ایشیائی لوگوں کے داخلہ کی بندش کرنا ضروری سمجھا گیا ہے ۔

کراچی کے کارخانہ منورہ میں سلنڈر کے پھٹنے سے چیف انجنیر سٹیفن صاحب وہیں مرگئے ۔

ملا پاوندہ کی سازش سے محسود وزیری کے علاقہ یاغستان میں خوف سے فوج بڑھائی گئی ہے ۔

مانک گنج میں گوپینیور شاہ بنگالی کے یہاں ڈاکہ پڑا ۔ ۱۰ ہزار نقد اور زیورات طلائی لے گئے ۔

پولیس نے دہرانی مستری کو پکڑا ۔ وہ اقبالی مقام ۸۰ ہی کے کہنے پر فریدپور میں ۱۱ آدمی پکڑے گئے

دلائی لامہ ہنوز کالمپانگ میں ہیں ۔ وہ تبت جانیکی جرات نہیں کرتے کہ پکڑے نہ جائیں ۔

گورنمنٹ چین دلائی لاما کو تسلیم نہیں کرے گی ۔ صرف تبت کے لامالوگ انکی عزت کرسکتے ہیں ۔

لالہ سائیں داس صاحب بجائے لالہ ہنسراج صاحب کے پرنسپل ڈی اے وی کالج مقرر کئے گئے ہیں ۔

آپ کلکتہ یونیورسٹی کے ایم اے ہیں اور کیمرج یونیورسٹی کے بیچلر آف سائنس بھی ہیں ۔

اخبار کی بہار

۲۴ فروری کی خبر ہے کہ تین اطالوی جنگی جہازوں نے بیروت پر گولہ باری کی جس سے تمام باشندے سخت متوحش ہوگئے ہیں۔ اس کے بعد زیادہ تفصیل یہ آیا کہ دو اطالوی جنگی جہازوں نے بیروت کے سامنے نمودار ہوکر ان ترکی گنبوٹ وغیرہ فوری حوالگی کا مطالبہ کیا جو بندر میں موجود تھے۔ مگر پیشتر اس کے کہ ترکی گورنر کچھ جواب دیتے۔ اطالیوں نے ایک گنبوٹ کو گولہ باری سے لنگر گاہ میں غرق کردیا اور شہر کی عمارات کو بھی نقصان پہونچا اور ساٹھ آدمی ہلاک ہوئے تمام باشندے خوف زدہ ہوکر کوہ جنبان کی طرف بھاگ نکلے۔ ترکی فوجی حکام انتظام میں مشغول ہیں۔

۲۰ فروری کو کولابہ (بمبئی) کے ایک کارخانہ پنبہ میں آگ لگ جس سے ۴۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

کلکتہ میں طاعون زور پکڑ رہا ہے۔

یورپین اور یوریشین تعلیم فنڈ میں ایک شخص نے بلانام ظاہر کئے ایک لاکھ روپیہ دینے کا اس شرط پر وعدہ کیا ہے کہ جب اس کے لئے چار لاکھ روپیہ اور جمع کیا جاوے

کلکتہ ہائی کورٹ نے مسٹر ایڈمنڈ جارج کولائیٹ ریلوے کمپنی کے نام ۵۰۸۱ روپیہ کی ڈگری دلائی کیونکہ ان کو کمپنی نے بلا کسی معقول وجہ کے ظاہر کرنے کے برخاست کردیا تھا۔

جنگ اٹلی اور ٹرکی کے متعلق کوئی خاص نئی بات وقوع میں نہیں آئی ہے۔ صرف اور چند جہاز قبضے میں آئے ہیں اور ٹرکی فوج جو ٹریپولی میں تعینات تھی گرفتار کرلی گئی ہے۔ ترکوں نے ایک اور حملہ ٹریپولی کو واپس لینے کے لئے کیا تھا مگر وہ ناکامیاب رہے۔

حال ہی دربار نیپال نے حضور شہنشاہ معظم کو کئی ایک عجیب و غریب جانور نذر کئے ہیں۔ جن میں سے ایک گینڈے کا بچہ۔ اور ایک ہاتھی کا بچہ۔ ایک شیر اور اس کا بچہ۔ ایک ریچھ۔ ایک برفانی چیتا اور چند چھوٹے چھوٹے درندے ہیں۔ جگالی کرنے والے جانوروں میں ہرن معہ مشک نافہ کے ہیں۔ اور دیگر اور کئی جانور ہیں۔ جنکا ایک سینگ ہوتا ہے۔ اور دوسرے پرندے ہیں۔ سرخ چکور اور سرخ کلغی والے پہاڑی چکور ہیں۔

دلائی لامہ صاحب جو کچھ عرصہ سے دارجلنگ میں مقیم ہیں۔ اس ہفتہ تبت کو جانے والے ہیں وہ پہلے جیکم ونگ واقعہ سکم کو جائینگے۔ اپنے ساتھ ایک زبردست بندوق لیجاوینگے تاکہ آڑے وقت کام آئے۔

دہلی اراضیات کی معمولی قیمت دیجائیگی اور دربار کے بعد سے جو قیمت بڑھ گئی ہے۔ اس منافع سے گورنمنٹ فائدہ اٹھائیگی۔

اخبار نور تن لکھتا ہے کہ چونکہ سرکاری روپیہ از سر نو ڈھالا جائیگا۔ اس لئے اس پر گورمکھی حروف بھی منقش ہونے چاہئیں۔

بمبئی سررشتہ واٹر ورکس کے لئے ذخیرہ آب کا بڑھانا ضروری سمجھا گیا۔ اس پر آٹھ لاکھ کا خرچ اندازہ کیا گیا ہے۔ فی الحال یہاں پانی کا یومیہ خرچ ۹۱½ ملین گیلن ہے۔ بجائے اس کے ۹۴½ ملین گیلن ہوگا۔ ایک ملین دس لاکھ کا ہوتا ہے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ گیلن کی یومیہ بیشی ہوگی۔ مطلب ہے کہ یہاں دن رات پانی کھلا رکھا جاوے گا۔ حالانکہ فی الحال مقررہ اوقات میں دیا جاتا ہے۔ اہل بمبئی کو اس سے بڑا آرام ہوجاویگا۔

پنجاب کی سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا کہ پچھلے سال اضلاع گوڑگانوہ۔ کرنال۔ رہتک۔ دہلی۔ حصار گوجرانوالہ اور لودیانہ کا بندوبست کیا گیا۔ ان اضلاع کی زمینوں کی جمعبندی کی گئی۔ ان کو نا پا گیا ہے نئے کاغذات مرتب ہوئے۔ معاملہ بڑھایا گیا۔ عام طور سے دیکھا جاتا ہے کہ جس ضلع میں بندوبست کا محکمہ کھلتا ہے اس کی زمینوں کے معاملہ دن بدن (جو بعد بندوبست ہونے کے) بڑھایا جاتا ہے۔ لیکن ایک وقت بقول مسٹر کچن صاحب ضرور آئیگا۔ جبکہ زیادتی بروئے قانون روکی جاوے گی۔ کئی علاقوں اور اضلاع کی زمین قابل پیداوار ہوگئی ہے۔ گورنمنٹ عالیہ کو خود اس طرف خیال رہتا ہے۔ اور حتی الوسع ان علاقوں کے معاملہ میں زیادتی نہیں کی جاتی۔

جالندھر اور سرگودہا وغیرہ کی طرح اب معلوم ہوا کہ جنڈیالہ اور پھگواڑہ کے درمیانی اسٹیشنوں پر ہزارہا بورے خراب ہورہے ہیں۔ گاڑیاں میسر نہیں آتے لاکھوں روپے کا اناج اور دیگر اشیا تباہ ہورہی ہے۔ ۲۰ جنوری سے روانگی مال کی یہی حالت ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ نہ صرف مال قبول نہیں کیا جاتا نہ روانہ ہوتا ہے۔ بلکہ جو مال برائے روانگی اسٹیشن والے پہونچایا جاتا ہے اسٹیشن کا عملہ اس کی حفاظت کا بھی ذمہ نہیں لیتا۔ بیوپاریوں کا ناک میں دم آرہا ہے۔ بیوپاریاں کو اپنے ذاتی ملازم بطور پہرے دار مقرر کرنے پڑتے ہیں۔ گویا نقصان پر نقصان ہورہا ہے۔ مال روانہ کرنے میں ہر طرح کی دقتیں تکلیفیں اور مصائب درپیش ہیں۔ اسکے لئے حکام کی توجہ ضرور ہونی چاہئے

نواب پور ضلع ملتان میں رات کے ایک بجے پولیس کا سپاہی مکان توڑتا ہوا گرفتار کیا گیا سپاہی مذکور دن کو ملتان میں نوکری پر تھا اور رات کو یہ کرتوت کرتا پکڑا گیا۔ یہ خوب ہے کہ دن کو نوکری اور رات کو دوسرا کام (چوری) وجہ یہ ہے کہ تنخواہیں تھوڑی ہیں۔

جو انصاف کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے ان مجسٹریٹوں پر قربان جائیں۔ فیروزپور کے ایک مجسٹریٹ صاحب بہادر کے انصاف کی خبر آئی ہے کہ ایک دس سالہ لڑکے نے پانچ روپیہ چرائے مجسٹریٹ نے اس جرم میں نابالغ لڑکے کو پانچ سال کے واسطے جیل میں بھیجدیا۔ جہاں اب اسکی ساری عمر خراب ہوگی اس انصاف کی شہرت دنیا بھر میں کیجائیگی۔

اڈیٹوریل نوٹس

چشمۂ زندگی

نمبر ۶

اس زندگی کے رکھنے والے اور زندگی بخشنے والے کلمہ نے جو ازل سے موجود تھا۔ اور جس کے وسیلے سے زندگی کے یہ تمام نظارے اس دنیا میں پھیلائے ہیں۔ وہ کلمہ خدا کے ساتھ ہو کر خدا تھا اور اب تک وہی حیثیت اور درجہ رکھتا ہے۔ کیونکہ خدا کی واحد ذات کی انتہا کو کون بشر جان سکتا ہے اور اس سربستہ راز کو انسان کی کیا مجال ہو کہ اپنے کوزہ مغز میں لاکر اس اسرار پر رائے زنی کرسکے اور اس راز الٰہی کے بھیدوں سے کما حقہ واقفیت حاصل کرسکے۔ اگر کوئی اس پر چوں چرا کرے تو ہم صاف طور سے ایسا کرنے والے کو صاف لفظوں میں کہیں گے کہ خدا کی ذات کے اسرار کا سمجھنا اور اپنی عقل کے گھوڑے اس میدان میں دوڑانا۔
ع این خیال است و محال است و جنوں۔ پر اگر خدا خود اپنے الہام کے وسیلے سے اپنی کتاب مقدس میں اس کا کچھ اظہار فرما دے تو وہ قابل یقین سمجھنا چاہئے۔ اگرچہ وہ انسانی عقل و فکر سے بڑھ کر کیوں نہ ہو؟ اس ہی بنا پر ہم از روئے ایمان اس بڑے عقیدے کے قایل ہو کر تسلیم کر لیتے ہیں کہ زندگی کا یہ جا نشوونما ضرور کلمہ خدا کے وسیلے سے ہوا ہے۔ وہ کلمہ ہی خدا کے جلال کی رونق اور اس کی ماہیت کا نقش ہے۔ وہ دنیا کا مبدا اور خالق ہے۔ اور وہ خدا کا کلمہ ہو کر خدا سے جدا نہیں ہے۔ بلکہ وہ خدا ہے۔

کسی گزشتہ نمبر میں ہم نے دکھلایا کہ کونسی کتابیں پڑھنی مناسب ہیں۔ اب ہم یہ دکھلانے کی کوشش کرینگے کہ کس طرح سے ان مختلف کتابوں کو پڑھنا چاہئے۔ ایک ولایتی اخبار اس کی نسبت ذیل کی عبارت لکھتا ہے۔

ہر ایک ہوشیار مطالعہ کرنے والے شخص کے علیحدہ علیحدہ طریقے ہیں۔ پر تمام کتابوں کو ایک ہی طرح سے نہ پڑھنا چاہئے مندرجہ ذیل پڑھنے کے قاعدوں پر لحاظ کرنا ضروری ہے بعض کتابوں کو پڑھتے وقت سرسری نظر سے صرف گذر جانا چاہئے بعض کو ذرا گہری سوچ و فکر سے متفق ہو کر غور و تحمل سے پڑھنا چاہئے اور بعض کو جو مذہبی کتابیں ہیں علم دلائل سے اور ساتھ ہی خدا کی روحانی طاقت اور قوت کے ساتھ اُن کا مطالعہ ضروری ہے۔

(۱) کہانیوں کو سرسری نظر سے پڑھنا چاہئے۔ عام مضامین والی کتابوں کو بھی اسی طرح سے پڑھنا چاہئے۔ آدمی کا حافظہ اتنا وسیع تو نہیں ہے کہ وہ تمام باتوں کو یاد کرسکے اور سوچ و فکر سے ہر ایک بات کی اصلی حقیقت تک پہنچ سکے۔ اسلئے ضرور ہے کہ خاص خاص ضروری اور مفید مضامین والی کتابوں کی طرف اپنی خاص توجہ کو لگا دے نہ کہ فضول اور غیر مفید مضامین والی کتابوں کے مطالعہ میں مشغول ہو کر اپنے وقت کو رائیگاں کھو دے۔

۲۔ نظم کی کتابوں کو بھی ایک نظر سے پڑھنا چاہئے اور نہایت عمدہ خیالات والی نظموں جن میں پاک اور اعلیٰ قسم کے روحانی مطالب نکلیں۔ حفظ کرنا کچھ برا نہیں ہے۔ مگر گندی اور عشقیہ نظموں کا پڑھنا اور حفظ کرنا خوفناک ہے۔ جہاں تک ہوسکے نظموں کا طول طویل ہونا مفید نہیں بہت تھوڑے آدمی ہونگے جو طول طویل نظموں کے مضامین کو پسند کریں۔

۳۔ ڈراما والے مضامین کو سوچ و غور سے پڑھنا چاہئے کیونکہ اس میں سے عمدہ عمدہ نصیحتیں نکلتی ہیں جو عبرت انگیز در نصیحت ہوتی ہیں۔

۴۔ تواریخ کو بھی غور و فکر سے پڑھنا چاہئے۔ اور واقعات اور مختلف بیانات سے نتیجہ نکالے جائیں۔ جن سے بڑا فائدہ ہوسکتا ہے۔

۵۔ سائنس کا مطالعہ مشکل ہے۔ اس کو بھی بڑے غور اور خوض سے پڑھنا چاہئے۔ پر محض عقل اور سائنس پر اپنے خیالات کی بنا ڈالنا خوفناک ہے۔ جس کا نتیجہ گمراہی ہوتا ہے۔

۶۔ بائیبل کو اور دوسری مذہبی کتابوں کو جلد اور سرسری نظر سے ہرگز ہرگز نہ پڑھنا چاہئے۔ بلکہ بار بار بڑے غور و فکر سے اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ مذہبی کتابوں کو بڑے آہستہ اور غور و فکر اور تحقیق و تفتیش کے ساتھ پڑھنا مناسب ہے کیونکہ یہی صرف وہ کام ہے جس کے نہ کرنے سے غلطی میں پڑ کر گمراہ ہو کر ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے۔

ہمعصر اہلحدیث مطبوعہ ۹ فروری ۱۹۱۲ء میں مرزا صاحب کی عجیب پیشینگوئی کو جو انہوں نے اپنے اور جناب مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث کے بارے میں کی تھی۔ کہ جو دونوں صاحبان میں سے سچا ہوگا وہ ایک کے انتقال کرنے سے ظاہر ہو جاویگا جو پہلے انتقال کرے وہ جھوٹا ہوگا اس کا انجام یہ ہوا کہ پہلے مرزا صاحب انتقال فرما گئے اور مولانا ثناء اللہ صاحب اب تک حیات اور موجود ہیں اور صاحب کی اس پیشینگوئی کو مرزائی صاحبان کو یاد دلاتے ہیں اور خود مرزا صاحب کے قول کو پیش کرکے اُن کو معقول کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ایسی شرطیں سچ و جھوٹ کے ثابت کرنے کے لئے کافی دلیل نہیں ہوسکتیں۔ گناہ کے نتیجے کے سبب سے موت ہر ایک فرد بشر پر لازمی ہو چکی ہے۔ پر وہ جو اس پر غالب آوے اور موت سے گذر کر زندگی تک پہونچے وہی سچا ثابت ہوگا۔ اور اس کا ثبوت ہنوز روز حشر تک سربمہر ہے۔ اور خدا اسکو روز حشر میں ظاہر کر دیگا۔ جہاں صدق اور کذب بخوبی روشن ہو جائیگا۔ پس اس طرح سے اس کا فیصلہ دشوار ہے۔

المحدیث مطبوعہ ۱۶ فروری ۱۹۱۲ء میں منشی اللہ دتا صاحب سربراہ نہردار چک نہر گوگیرہ ضلع گوجرانوالہ نے حکیم نورالدین صاحب خلیفہ مرزا صاحب قادیانی سے ۷ سوالات کئے ہیں۔ جن کے جوابات اُن سے طلب کئے ہیں۔ سوالات بڑے سنجیدہ اور مرزا صاحب کی مختلف کتابوں کے مختلف دعووں کی نسبت کئے گئے ہیں۔ سوالات معقول ہیں۔ کیونکہ وہ مرزا صاحب کے قول و اقوال ہیں۔ جن سے حکیم نورالدین صاحب کو کسی طرح سے گریز نہیں ہو سکتا۔ پر دیکھیں ان کی طرف سے کیا جواب دیئے جاتے ہیں؟

ایک ہمعصر مسلمانوں کی حالت کا نقشہ اس طرح سے باندھتا ہے کہ اخوت اُٹھ گئی۔ برادری جاتی رہی۔ خلوص اڑ گیا۔ اتفاق ہوا ہو گیا۔ برادری ذاتوں کے دائرے میں گر خوار ہوئی۔ اور اخوت کا کچومر نکل گیا۔ کُل مومن اخوۃ کی بجائے کُل مومن عدو کا مصداق نظر آرہا ہے۔ اس حالت کا نقشہ اب اکثر معاصرین اسلام اتارتے ہیں پر اسبات کا پتہ نہیں لگتا کہ موجودہ حالت سے بہتر حالت دینی کس وقت تھی؟ دنیاوی حالت کا ہم ذکر نہیں کرتے پر دینی حالت تو ہمارے خیال میں عنقریب آجکل کی حالت سے ہی بدکھار ہوگی۔ بلکہ اگر شمار وغیرہ کی نسبت خیال کرو تو اب موجودہ زمانہ اسلام کے شمار کو سب سے بڑھکر تیز رفتاری اختیار کرتے ہوئے دکھلاتا ہے۔ سچ ہے عروج و زوال سب جگہ نظر آتا ہے۔

ہمعصر مخزن مسیحی مطبوعہ ماہ فروری ۱۹۱۲ء مخبر ہے کہ پادری ایدک فیلڈ ریو صاحب ساکن الہ آباد مورخہ ۲ فروری ۱۹۱۲ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ پادری صاحب مرحوم ایک بڑے لایق فایق اور مخلص مسیحی خادم تھے۔ جو اپنی جوانی سے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاکر بشارت کے مبارک کام میں مشغول ہو گئے تھے۔ چالیس سال گذرے کہ وہ نارتھ انڈیا میں ایم ای کانفرنس کے متعلق ایلڈر مقرر ہو گئے تھے۔ اور بعد ازاں لکھنؤ۔ مراد آباد۔ کانپور وغیرہ شہروں میں پاسبان کی حیثیت میں خدمت کرتے رہے۔ اس کے بعد عرصہ ۳۴ سال کا ہوا کہ وہ الہ آباد پرسبٹیری کے ممبر ہو گئے کچھ عرصہ تک وہ مخزن مسیحی کے اسسٹنٹ اڈیٹر رہے۔ ۱۲ سال تک کٹرہ کلیسیا کے پاسبان رہے۔ ایک سال کے عرصے سے بسبب علالت طبع کے مستعفی ہو گئے تھے۔ اور آخرکار ۲ فروری کو اپنے ابدی آرام میں داخل ہو گئے۔ اس بزرگ کے گذرجانے سے دیسی خادمان دین کے شمار میں ایک لائق خادم کی کمی ہو گئی۔ افسوس ہے کہ لائق و فائق خادمان دین اپنا دنیاوی سفر ختم کرکے آسمانی ملک کی طرف عزم کر رہے ہیں۔ اور زیادہ افسوس یہ ہے کہ انکی جگہ کوئی نوجوان ان کی غیر حاضری کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اس مبارک خدمت کو اختیار کرتا ہوا پایا نہیں جاتا۔ اگرچہ فی الحال یہ ضرورت اُس درجہ تک محسوس نہیں ہوتی۔ پر اگر یہی صورت رہی تو آخر کار خادمانِ دین کی قلت کا سوال حل ہونا مشکل ہوگا۔

ہم اس لائق خادم کے رشتہ داروں اور لواحقین کیساتھ ہمدردی ظاہر کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا اُن کو تسلی عنایت فرماوے۔

ریویو

نیر اسلام۔ اس نام کا رسالہ ہمارے پاس بغرض ریویو کے بھیجا گیا ہے۔ نام تو درحقیقت بڑا معلوم ہوتا ہے مگر اس میں جو کچھ بیان راقم نے لکھا ہے وہ صرف ادہر ادہر کی باتیں بے جا اور بے محل اور بالکل اپنے خیالی پلاؤ کی کھچڑی پکائی ہے۔ اور عیسائی مذہب کی نسبت غلط بیانیاں اور سخت کلامی اس رسالہ میں بھری ہوئی ہے۔ جو بالکل فضول اور وہمی خیالات پر مبنی ہے۔ یہہ رسالہ کیا ہے میاں رحیم بخش کی غلط فہمیوں کا اظہار ہے۔ راقم رسالہ ایک عیسائی مناد رہ چکا ہے۔ اسلئے اس کا بیان اور طرز منادی کی صورت کا ہے۔ اور وہ غلطی سے اسلام میں روح القدس کے فیض کا قائل ہے (دیکھو صفحہ ۴ سطر ۱) جسکا بیان تمام قرآن میں صاف طور سے ایک جگہ میں بھی پایا نہیں جاتا۔ اور نہ کوئی محمدی اس دعوے کو قائم کرتا ہے۔ اس رسالہ میں اکثر مقامات پر عیسائیوں پر بہت بہتان لگائے گئے ہیں۔ جیسا ہر مسلمانوں کی معمولی عادت ہے۔ صفحہ ۱۱ کی آخری سطروں میں تحریر ہے کہ "بانئے اسلام علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنا ہے۔" اگر یہی حال ہے تو اتنی مخالفت چہ معنے دارد فیصلہ ہوا۔ اور آخر لکھا ہے کہ "ان کا (مسیح کا) ادب کرنا فرض داخلی ہے۔ اور اس کے سوائے اور شیوہ اختیار کرنا حضرت مسیح علیہ السلام اور خدائے رحیم کا دشمن اور مخالف بننا اور فرض داخلی سے کٹ کر علیحدہ ہونا ہے۔ کیونکہ حقیقت میں یہی حق اور راستی کے خدا تعالے سے ہے۔ جو صادقوں کی صداقت اور عارفوں کی راحت ہے اور باقی سب ہلاکت ہے۔" باوجود ایسا لکھنے اور ماننے کے جو کچھ اس کتاب میں لکھا گیا ہے وہ سب مخالفت اور ضد سے بھرا ہوا ہے جو اس رسالہ کے مطالعہ سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ افسوس کہ ہمارے محمدی بھائی کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ ۸۰ صفحے کی سطر ۱۴ میں یہ عبارت تحریر ہے کہ "یہی وجہ ہو کہ فرقان حمید نے مسیحیت کی ضلالت کو دنیا کی سب ضلالتوں سے اوّل درجہ پر شمار کیا ہے۔" یہ خوب مسیح کے نقش قدم پر چلنا ہے۔

دی ٹرینیڈاڈ پرسبٹیرین۔ اس نام کا ایک ماہواری انگریزی رسالہ مقام ٹرینیڈاڈ سے نکلتا ہے جس کا کاغذ اور چھپائی اور مضامین کے لحاظ سے بہت عمدہ ہے۔ اس کی قیمت سالیانہ صرف عہ معہ محصول ہے۔ انگریزی خوان مسیحیوں کو ضرور اسکو منگواکر مطالعہ کرنا چاہئے۔

اقتباس

ایک بدھوں کے پریسیٹ (یعنی پروہت) کا مسیحی ہونا

پادری ایچ لوس صاحب ساکن جاپان ایک بدھ مذہب کے سرگرم اور نیک اخلاق اور تلاشی حق کے مسیحی ہونے کا ذکر لکھتے ہیں جو عرص سے بدھ مذہب کے پیرو تھے۔ دیر کے تجربے سے وہ بہت سے بدھ مذہب کے پروہتوں کی بددیانتی اور بداخلاقی سے سخت ناراض تھے۔ اور نیز اس حقیقت کو بخوبی جان چکے تھے کہ بدھ عقیدے کے مطابق کوئی کافی علاج گناہوں کی معافی کا نظر نہیں آتا اور اُن کی خواہشمند روح کو دلی اطمینان اور تسلی حاصل نہ ہوتی تھی۔

سات برس گذرے کہ اتفاقاً وہ ایک عیسائی گرجے کے پاس سے گذر رہے تھے جبکہ عبادت ہو رہی تھی وہ اس کے اندر چلے گئے۔ وعظ کو سنا اور بہت موثر ہوئے۔ اثنائے وعظ میں اُس نے سُنا کہ دنیا کی بڑی بڑی مذہبوں میں مسیحی ہیں اور نجات کا یہی طریق نہایت تسلی بخش ہے۔ اُس وقت کا انجیلی پیغام اس کے دل پر نقش ہو گیا۔ اور اُسکے دل میں ایمان کی بنیاد گہری جڑ سے قایم ہوئی اور شوق پیدا ہوا کہ وہ مسیحی مذہب کی اصلیت کو دیکھے چنانچہ وہ گہری اور توجہ کی نظر سے دین عیسوی کی کتابوں کو مطالعہ کرنے لگا۔ مسیح کی بابت واقف ہو کر اس کا دل بدھ مذہب سے بالکل اُٹھ گیا۔ اُس نے بڑے زور اور سرگرمی کے ساتھ مسیح کو قبول کرنا چاہا اور اُسکا مستقل ارادہ ہوا کہ بدھ مذہب کو چھوڑ دے۔ لیکن وہ لیت و لعل میں پڑا ہوا تھا۔ اور اس کے دل میں یہ خیال موجزن ہوا کہ عیسائی ہونے سے پیشتر وہ اپنی پرورش اور بیوی اور بچوں کی پرورش کا ذریعہ نکالے اسکو ایک نئے عہد نامے کی کاپی مل گئی جس کو وہ غور سے مطالعہ کرنے لگا اور موقعہ پا کر مسیحی عبادت گاہوں میں جاتا رہا اور بڑے غور سے وعظوں کو سنتا رہا۔ اور اسی حالت میں سالہا سال گذرتے رہے۔ لیکن اُس کی روح نے تسلی اور آرام نہ پایا۔ اسی اثنا میں اُس نے کوشش کی بدھ مذہب میں اصلاح کی جاوے اور بدھوں کے وعظوں میں مسیحی سچائیوں کی منادی کر کے اپنے ضمیر کو اطمینان دینا چاہا۔ لیکن حقیقی تسلی اُس سے دور تھی۔ کیونکہ اُسکو اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ حقیقی تسلی اور خوشی نجات کے حاصل ہونے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور اپنی زندگی سے اُس کو یہی معلوم ہو گیا کہ اگرچہ وہ بدھ مذہب کے بہت سے پریسٹوں سے بہتر ہے۔ مگر وہ یسوع مسیح کے پاک نوشتوں کے مطابق بہت گری ہوئی حالت میں ہے۔

اس کشمکش میں وہ ایک دن پھر گرجے کی طرف چلا گیا جہاں اُس نے کئی سال پہلے انجیل کا پیغام سنا تھا جو اس کے دل پر لگ گیا تھا۔ اُس نے گرجے میں جا کر معلوم کیا کہ اگرچہ پہلا واعظ وہاں نہ تھا۔ پر تو بھی وہی انجیل اور وہی یسوع مسیح کی تعلیم کا وعظ ہو رہا تھا۔ جبکہ پاسبان کو معلوم ہوا کہ اُن کی دیری کا سبب عورت بچوں اور اپنی پرورش کا ذریعہ ڈھونڈنے میں ہے تو اُنہوں نے متی کے ۶ باب ۳۳ آیت پیغام سُنایا کہ پہلے خدا کی بادشاہت اور اس کی راستبازی کو ڈھونڈو۔ یہ پیغام اس کے حسب حال تھا۔ یہ بت پرست پروہت خدا کا فرزند بن گیا۔ گناہ اور بدینی سے تائب ہو کر اُس کی روح خوشی اور تسلی سے بھر گئی اور اُس نے اُسی وقت بپتسمہ لیا۔ وہ فوراً گھر کی طرف لوٹا اور اپنی تمام کہانی نئی زندگی اور خوشی کی سنائی اُس کے چند ایک دوستوں نے اسکی باتوں کو بڑے تعجب سے سنا۔ لیکن بہت لوگوں نے کان بند کر لئے۔ اور اُس کی باتیں سُننا نہ چاہا۔ اور سخت ایذا رسانی اُسکے برخلاف شروع ہوئی۔ حتیٰ کہ کچھ وقت کے لئے اُسکو اپنے بچاؤ کے لئے چھپنا پڑا۔ مگر اس کا ایمان جاتا نہ رہا۔

کچھ وقت کے بعد اُس کے بہت سے مسیحی دوست بن گئے۔ اور بعض دوستوں نے اُس کے کام کی تجویز کی اور اب وہ بڑے اطمینان سے اپنے فرائض کو پورا کر رہا ہے۔ اور اب وہ دوسروں کو خداوند مسیح کی طرف لانے کی کوشش میں سرگرم ہے۔

مفید کہانی

بچوں کے لئے

نمبر ۱

گزشتہ سے پیوستہ

کچھ وقت کے بعد اتفاقاً ایک بڑا فوجی افسر جو لڑائیوں میں بڑا مشہور تھا اس گاؤں میں آنکلا۔ اور اپنی شاہانہ گاڑی ایک بڑی سرائے کے آگے ٹھہرادی کہ اُس کے گھوڑے چارہ کھالیں۔ اور وہاں اُس نے اُس غریب سپاہی کا حال سُنا اور اُس کو دیکھنے کے لئے خود گیا۔ تب اُس سپاہی نے اپنا تمام حصہ اور اُس غریب لڑکی کا اُس کی مدد کرنا بیان کیا۔ اُس کو سُنکر وہ افسر کہنے لگا کہ "جب ایک غریب لڑکی نے سپاہی پر اتنی مہربانی کی ہے تو میں ایک بڑا افسر ہوکر اُس کی زیادہ مدد نہ کروں۔ پس میں اب عمدہ سرائے میں تمہارے لئے بندوبست کرتا ہوں" اور فوراً اُس نے عمدہ انتظام کردیا۔ اور اس کے بعد وہ اُس لڑکی اگاتھا کے مکان پر گیا اور کہنے لگا۔ کہ "اے اچھی لڑکی تمہاری مہربانی نے میرے دل کو گرم کیا ہے۔ اور میری آنکھوں کو پرنم کیا۔ تم نے سپاہی کو تانبے کے سکے دیئے تھے۔ اب اُن کے عوض میں سونے کی مہریں لے لو"۔ اس کے والدین نے یہ سونے کی مہریں دیکھکر کہا کہ "یہ تو بہت کچھ ہے"۔ لیکن جرنیل صاحب نے کہا کہ نہیں یہ تو صرف ایک تھوڑا سا اجر ہے۔ اس لڑکی کے لئے آسمان پر اس سے بڑا بدلہ ہے جو اُس کو ملیگا۔

غور طلب

بدی کے عوض میں کسی سے بدی نہ کرو۔ دوراندیش ہوکر ایسی کمائی کرو جو سب لوگوں کے نزدیک بھلی ہو۔ رومیوں ۱۲ / ۱۷

مراسلات

جناب سر لوئیس ڈین لفٹنٹ گورنر پنجاب کی تقریر کا اثر

مہاراجہ صاحب فرید کوٹ کی شادی مبارک کے موقعہ پر دربار میں جناب لفٹنٹ گورنر بہادر نے جو تقریر فرمائی تھی اُس میں نہایت موثر الفاظ میں شراب خانہ خراب کی برائیوں کا ذکر کیا۔ اور فرمایا۔

"نیز کونسل دلی کوشش کر رہی ہے کہ شراب خوری کی مضر عادت کا سدباب ہو جو کہ وسطی پنجاب اور بالخصوص سکھ قوم کو نقصان عظیم پہنچا رہی ہے۔ میں یہ عادم کر کے خوش ہوں کہ اس معاملہ میں کونسل کی امداد پر قابل اور تعلیمیافتہ اشخاص کی ایک زبردست جماعت (امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی) موجود ہے۔ جس کا ثبوت وہ نہایت دلچسپ ڈراما ہے جو غیر پیشہ ور (امیچور ایکٹرز) اصحاب نے گزشتہ رات کیا تھا۔ اور جس کا کچھ حصہ دیکھکر میں نہایت محظوظ ہوا۔" ہز آنر نے یہ بھی فرمایا کہ "اگر ایک بڑی بھاری تحریک سکھوں میں شراب خوری کے انسداد کے لئے اُن موقعوں میں جاری ہو جائے جبکہ اعلےٰ سکھ خاندانوں میں شادیاں ہورہی ہیں تو مہاراجہ فرید کوٹ کی شادی کی بہترین یادگار ہوگی"۔

چنانچہ ہز آنر کی اس قابل قدر تقریر سے متاثر ہوکر سردار بہادر کرپال سنگھ صاحب مانانوالہ نے اس کی قدر کی۔ اور اپنی صاحبزادی کی شادی کے مبارک موقعہ پر جو مانانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی کو بلوا کر ٹمپرنس ڈراما۔ ٹمپرنس سیمپن اور ٹمپرنس لکچر کروائے اور میجک لینٹرن و بائیسکوپ کے دلچسپ اور سبق آموز مناظر سے حاضرین کو محظوظ کیا۔

ان کے دیکھنے والے اصحاب کی تعداد آٹھ سو سے کسی حالت میں کم نہ ہوگی تین شب برابر تین بجے رات تک یہ سبق آموز تفریحی تماشے رہے۔ اور تقریباً ۱۲ کارکنان امرتسر ٹمپرنس تعلیم یافتہ ہندو مسلمان۔ عیسائی اصحاب نے اس مبارک موقعہ پر مختلف گو دلکش طریقوں سے ٹمپرنس پیدا کیا۔

سردار بہادر موصوف نے مبلغ ۱۰۸ روپیہ ٹمپرنس ڈراما کے اخراجات اور ٹمپرنس ٹرکٹیس کی اشاعت کے لئے دیا اور تقریباً پانچہزار ٹریکٹ سوسائٹی نے اس موقعہ پر تقسیم کئے۔

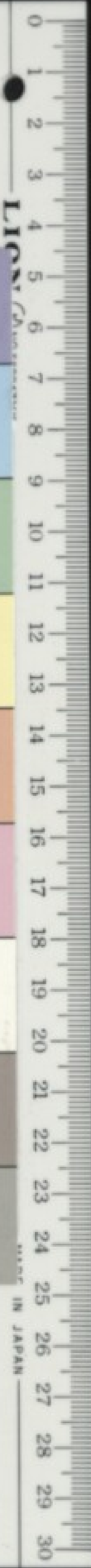
سردار بہادر کے نیکدل دوستوں نے نہایت پریم اور تندہی سے اس شادی کے موقعہ پر تمام اصحاب کی خاطر و تواضع کی۔ اور سردار حاکم سنگھ صاحب آنریری مجسٹریٹ ڈسکہ سمدھی سردار بہادر سردار ہرچرن سنگھ صاحب ریٹائرڈ ضلعدار۔ ڈاکٹر رگھوناتھ داس صاحب۔ سردار اندم سنگھ صاحب انسپکٹر پولیس ریٹائرڈ۔ لالہ گوردھن رام صاحب تحصیلدار لالہ نانک چند صاحب سب انسپکٹر پولیس۔ سردار بساکھا سنگھ صاحب۔ سردار سوہن سنگھ صاحب۔ سردار بہادر کے صاحبزادہ چھوٹے سردار منگل سنگھ صاحب نائب تحصیلدار نے اس شادی کی خوشی میں روپیہ ٹرکٹیس فنڈ میں دیا۔

سردار بہادر کا یہ نیک فعل علاقہ بار میں قابل یادگار رہیگا۔ سردار بہادر موصوف ہر طرح سے تحسین اور تعریف کے مستحق ہیں۔

کاش اور معزز اصحاب بھی شادیوں کے موقعوں پر ایسی اخلاقی جرات کریں تو بہت خوب ہو۔

نند لعل سکرٹری

امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی



ہایر کرٹکس سے چند اقتباس

اس خیمہ کے حقیقتاً موجود ہونے کی نسبت ہایر کرٹکس خود کیا کہتے ہیں۔ ہم اُن میں سے چند اقتباس پیش کرتے ہیں

Wellhausen ویل ہاسن ر

جو ہایر کرٹکس کی تعلیم کا سرتاج ہے ذیل کا بیان کرتا ہے۔ ہیکل جو دراصل سلیمان کے زمانہ تک تعمیر نہیں ہوئی تھی اس کتاب کے ذریعہ سے (یعنی جسکو کہانت کے قوانین سے موسوم کیا ہے) اس قدر ضروری تصور کی گئی ہے جتنی کہ بیابان کی تکالیف کے ایام میں پیشتر اس کے کہ وہ آبادی میں داخل ہوئے اُسکو خیمہ کی صورت میں ابتدءً قایم کرکے اُسکو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے کے لایق بنانا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ خیمہ یروشلم کی ہیکل کی ایک نقل ہی ہے۔ نہ یہ کہ ہیکل خیمہ کے نمونہ پر بعد کو تعمیر ہوئی۔ اسی طور پر گراف نے جو ویل ہاسن سے قبل گذرا ہے خیمہ کو ہیکل کا ایک قلیل الاثقل تبلایا ہے۔ اور نیز جو کچھ اس خیمہ کی ساخت کی نسبت توریت کی درمیانی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے وہ محض جلاوطنی کے بعد کا ترقی کردہ سرمایہ ہے پھر ہم ایک اور زمانہ حال کی باوقعت تصنیف سے اقتباس کرتے ہیں۔ اور وہ ڈاکٹر اے آر۔ ایس کینیڈی ہیں۔ جو ہیسٹنگ کی بائیبل ڈکشنری میں یوں فرماتے ہیں۔ گو زمانہ حال کے علما کا ڈھنگ کاہنوں کے قوانین و رسومات کی نسبت جیسے کہ توریت میں منضبط کئے گئے ہیں اور خصوصاً اُن دفعات کے متعلق جن میں ہیکل اور اُس کی عبادت کا بیان ہے وہ قدیم موسوی خیمہ کے بیان کے مخالف ہے۔ اُسی قسم کا بیان بین زنجر نے

Bengenger

این سائیکلوپیڈیا ببلیکا میں کیا ہے۔ اور حقیقت میں جتنے متفق الرائے ہایر کرٹکس ہیں مذکور ہے کہ

اس امر کی نسبت جو زیر مباحثہ ہے۔ اسی قسم کا ڈھنگ دمیلان رکھیں۔ کیونکہ کرٹک خیال کے ہم جلیسوں کے لئے یہ امر مناسب حال نہ ہوگا کہ وہ خیمہ کی موجودگی اور اُس کے وسیع رسومات اور اُس کی اخلاقی اور روحانی امورات کو جو اُس کی تہہ میں پائے جاتے ہیں۔ موسیٰ کے زمانہ قدیم میں مان لیں۔ کیونکہ اس طور پر مان لینے میں وہ خود اپنے دعوےٰ کو باطل ٹھہرانے والے ہونگے۔ چنانچہ قریباً تمام کرٹک ہم آواز ہو کر اس امر کا زور سے اشتہار دیتے ہیں کہ موسےٰ کے خیمہ کی نسبت کوئی تواریخی ثبوت نہیں ہے۔

شہادت بیرونی

واضح رہے کہ بائیبل کے علاوہ خیمہ کے وجود کی نسبت دیگر شہادتیں بھی کسی قدر پائی جاتی ہیں۔ جنکا ذکر ہم آگے چلکر کرینگے جس حال کہ ہم اس شہادت کو دریافت کرنا چاہتے ہیں تو واضح ہو کہ اس قسم کی شہادت میں اولاً چند آگاہیاں اور بعض تمام و کمال بیان اس خیمہ کی حقیقی ہستی کی نسبت شامل ہیں جو بہت ہی قدیم ہیں اور پرانے نوشتوں میں پائے جاتے ہیں۔ بعض نوشتہ کتاب مقدس سے بالکل ہی مختلف ہیں۔ یہ بھی معلوم رہے کہ اس لٹریچر کا بڑا حصہ ایک طور یا دوسرے طور پر بائیبل سے لیا گیا ہے۔ اور ان میں سے کوئی بھی توریت کی مثل قدیم نہیں ہے۔ تاہم جیسا کہ معلوم ہوگا کہ بعض ان میں سے بہت قدیم ہیں۔ یہاں تک کہ جو کچھ بائیبل ہمارے مضمون زیر بحث کی نسبت بیان کرتی ہے اس کے استحکام و تائید کے لئے کافی تقویت دہ ہے

اس قسم کی پہلی شہادت جس کی نسبت ہم نے اشارہ کیا ہے۔ خیمہ کا تمام و کمال بیان معہ اُس کے حصوں۔ عبادت و کہانت اور تواریخ کے متعلق تقریباً وہی ہے جسکا بیان ہماری موجودہ بائیبل میں پایا جاتا ہے۔ اور جو پرانے عہدنامہ کے سبب سے قدیم ترجمہ سپٹوجنٹ میں ملتا ہے۔ یہ ترجمہ مسیح سے قبل

دو یا تین صدیوں کا ہے۔ لہٰذا ترجمہ مذکور کی شہادت کم از کم ہمارے زیر بحث سوال کے متعلق بوجہ ہمعصر زمانہ اور سا اور قدیم ہونے کے قابل اطمینان ماننا چاہئے (۲) ثانیاً اسی قسم کی ایک اور شہادت ہے جو یونانی اپاکریفا سے پرانے عہدنامہ کی نسبت پائی جاتی ہو یعنی کتاب یا اس کتاب کا بہت بڑا حصہ مسیح کے زمانہ سے قبل نمودار ہوا جس مجموعہ میں خیمہ کی نسبت مختلف اشارہ ملتے ہیں۔ جن کل اشاروں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خیمہ حقیقتاً موجود تھا۔ مثلاً جوڈوا۔ ۹۔ ۸ وزڈم آف سالومن ۹۔ ۸۔ ۱۰ کلیزیسٹیکس ۲۴۔ ۱۰۔ ۱۵ دوسرا مکابیز ۲۔ ۵۔ (۳) ثالثاً یوسیفس مورخ اپنی قدیم تواریخ میں جس کو اس نے پہلی صدی کے آخر میں لکھا۔ اس خیمہ کی نسبت قریباً اپنی کتاب کے ہر ایک حصہ میں تمام و کمال بیان اُس قدیم ساخت کی نسبت معہ اُسکی تواریخ کے درج کرتا ہے۔ دیکھو جلد ۳۔ ۶ باب سے ۱۲ باب۔ پھر جلد ۵ پہلا باب ۱۹ دفعہ باب ۱۰ دفعہ ہو باب ۹ دہم دفعہ ۱۔ (۴) رابعاً قدیم یہودیوں کی ذیل حدیثیں تفسیروں۔ قوانین و ضوابط وغیرہ کے وسیع مجموعہ میں جو تالمود کے نام سے موسوم ہیں۔ اس خیمہ کی ساخت کی نسبت کچھ کم حوالہ نہیں پائے جاتے ہیں۔ اور ان حدیثوں کی کتابوں میں سے ایک کتاب میں (جو برمیٹا کا جزو ہے) کل جزو کا جزو اس خیمہ کے متعلق مخصوص کیا گیا ہے۔

در برمیٹا Bermeta تالمود کا ایک بیرونی حصہ ہے لیکن نہایت قدیم ہے۔ اور اس میں عموماً اسی قسم کی حدیثیں پائی جاتی ہیں جیسی کہ یہودا ہا۔

Jehudah nase

کی تالیف میں پائی جاتی ہیں اور جو صحیح مشنا

Meshina

تصور کیا گیا ہے۔ یا تالمود کی بنیاد ہے۔ دو طرح کا استعمل کنیز لٹریچر جو قریباً پرانے عہدنامہ کے لکھے جانے کے وقت یا کم از کم اُس کی ابتدا کرنیکت تک پہونچ جاتا ہے۔ کل کا کل اس خیمہ کی نسبت

کر وہ بھی گواہی دیتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ جس حال کہ یہ قدیم تحریریں جن میں مختلف بیانات اور حوالہ جات مشتمل ہیں۔ جنکا اوپر ذکر کیا گیا یکل کے کل عزرا کے پرانے عہد کے زمانہ تک موجود تھیں تو ضرور ہے کہ وہ اپنے زمانہ کی سب سے معتبر حدیثوں سے واقف ہو۔ جن کی نسبت ہماری بائبل کے اس حصہ میں لکھا گیا ہے۔ اور یہ ضرور تھا کہ وہ ان واقعات کی سچائی کی نسبت جو خیمہ اور اُس کے وجود سے تعلق رکھتی تھیں بہ نسبت ہمارے موجودہ زمانے کے مصنفین کے زیادہ واقف کار ہوں۔ جن کی واقفیت کے امکان کا کوئی قرینہ بھی قیاس میں نہیں آسکتا یا بنظر حالات کل اگلے بزرگ ان معاملات کو بہ نسبت موجودہ زمانہ کے ہائیر کرٹکس کے قیاسی ڈھکوسلوں کے امکان علم سے کہیں زیادہ جانتے تھے۔ علاوہ بریں یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ یہ تحریری حدیثیں پرانے عہدنامہ کے آخری کتابوں کے زمانہ تک یعنی کم از کم عزرا کے زمانہ تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور جبکہ اس امر کا علم ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ کریٹک دعوے کرتے ہیں کہ خیمہ کا قصہ تواریخی واقعہ ہو کر یا۔ عزرا اور اس کے زمانہ میں ایجاد کیا گیا یا نہیں۔ لیکن جس حال کہ عزرا اس امر کی نسبت کچھ بھی ذکر نہیں کرتا ہے۔ تو یہ نہایت معقول معلوم ہوتا ہے کہ جس طور پر حدیثوں کے یکے بعد دیگرے طول سلسلہ میں مذکور ہوا ہے جسکا بہت سا بیان منتخب ہے تو کوئی اس قسم کا قصہ ایجاد نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ بیان ایک حقیقی واقعہ تھا۔ (۲) بیرونی شہادت کے متعلق ایک اور قسم کی شہادت ہے جو صریح اور مذہبی دائرہ سے باہر ہے۔ اور اس نے خیمہ کے وجود کی نسبت نہایت ہی قابل وقعت ہے۔ یہ شہادت از قسم ارکیالوجی (یعنی قدیم اشیا کا علم) ہے۔ ایک حصہ پیچھے بیان کیا جائیگا۔ اب ہم شہادت مذکورہ کو ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

باقی دارد

تعلیم الواعظین

گزشتہ سے پیوستہ

الغرض سند کی آیت میں کوئی بات باقی نہ رہے کہ جس کی بابت سننے والا بعد وعظ کے پہچان سکے کہ اُس کا بیان نہیں ہوا اور سند کی آیت کے مضمون کے سوا کوئی اور مضمون وعظ میں نہ ہونا چاہئے اس لئے پہلے واعظ کو اور اک دخیالات کی درستی عقاید کے باب میں درکار ہے یعنے ان عقاید کا بیان جو بائبل میں ہیں۔ اور جن سے مسیحی عقائد مرکب ہیں۔ جب ان کو وعظ میں بیان کرتا ہو تو یاد رکھنا چاہئے کہ سننے والوں کی عقل سفید ورق کی مانند نہیں ہے کہ جس پر کچھ نہ لکھا گیا ہو۔ بلکہ اُن کو کچھ نہ کچھ ان باتوں کی بابت معلوم ہے۔ اس لئے ہم کو ہر دفعہ شروع سے بیان کرنا ضرور نہیں اور نہ مفید ہے۔ یہ خاصکر احتیاط مسیحی جماعت کی بابت ہونی چاہئے۔ البتہ جب غیر مذہب والوں کو منادی کی جاتی ہے تو بار بار بنیادی باتیں پیش کرنی پڑتی ہیں۔ خاصکر جب مناد سفر کر رہا ہے۔ لیکن جب وہ ایک ہی جگہ رہ کر منادی کرتا ہے تو جاننا چاہئے کہ لوگوں کو کچھ نہ کچھ تو معلوم ہوگا۔ مگر پھر بھی ہر ایک جماعت کے سامنے چاہے وہ مسیحی کیوں نہ ہو یہ بالکل درست ہے کہ مسیحی دین کے عقاید ہمیشہ نئے ہیں۔ اور یہ ہر ایک عقیدے کے علم میں مسیحی کو ترقی کرنی ضروری ہے فی الحال اکثر معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی اصول دانے اور اک کی بابت یعنے خدا اور دنیا۔ خدا کی بادشاہت۔ ایمان۔ نجات وفضل کی بابت اکثر لوگ نصف پہچان رکھتے ہیں کہ اُن کو کچھ کچھ تو معلوم ہے۔ لیکن صاف نہیں جانتے۔ اگر ان سے پوچھا جائے تو اُن کا وہ صاف بیان نہیں کر سکتے چنانچہ وہ اکثر ایسی باتوں کو یا تو نفسانی طور پر سمجھتے ہیں۔ یا اُن کو صرف عام باتیں خیال کرتے ہیں۔ کہ جن سے خاص لوگوں کو واقفیت و علاقہ ہے۔ لیکن ہر ایک شخص کو ان سے بہت علاقہ نہیں۔ اور اس ملک میں بعض ایسے فرقے ہیں کہ جنہوں نے مسیحی عقاید کے الفاظ کو اپنے واسطے اختیار کر کے اُن سے اور مراد لیتے ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ واعظ ان باتوں کو لوگوں کے سامنے اچھی طرح پیش کرے۔ تاکہ وہ فریب نہ کھائیں۔ اس لئے ان باتوں کا صحیح مطلب بموجب پاک نوشتوں اور کلیسا کے عقاید کے سننے والوں کے سامنے صاف بیان کرنا ضروری ہے۔ مگر نہ صرف مدرس کے طور پر بلکہ اس طرح سے اُن کو معلوم ہو جائے کہ عقیدوں کے اصول اخلاق کے اصول بھی ہیں۔
اس کو کرنے کے لئے جو غیر معلوم ہے معلوم کی ہوئی باتوں کے وسیلے سے بیان کیا جائے۔ اور پاک نوشتوں کی ایسی خاص آیتیں جو اُس بات سے علاقہ رکھتی ہوں اُنہیں پیش کرنا ضرور ہے۔ مگر زیادہ کثرت سے نہیں۔ کیونکہ وعظ کا وقت تھوڑا ہوتا ہے۔ مگر خاص اصول والی آیات بیان کرنی چاہئیں۔ اور یہ بھی جماعت کو دکھانا چاہئے کہ عقیدہ مذکورہ ہمارے دل کی حالت وظاہری تجربہ سے کس طرح مطابق ہے۔ اور یہ بیان ہمیشہ ایسا ہو کہ عام لوگ اسے سمجھ سکیں اور مثالوں اور تشبیہوں کے وسیلے سے اُس کے معنے اُن کو معلوم ہو جائیں۔ چنانچہ خداوند نے ایسا ہی کیا۔ جیسا کہ رسول ۲ کرنتھی ۷: ۱۰ میں فرماتا ہے۔ کیونکہ وہ غم۔ وغیرہ اس کا مطلب ہے کہ الٰہی غم اور دنیاوی غم۔ اول اُن کی مختلف کیفیت۔ الٰہی غم کی جو گناہ کی پہچان ہے۔ پھر فرشتوں کے حال سے مثال دینی چاہئے۔ دوم۔ اُس کا سبب کہ خدا کی روح جو تنبیہ دیتی ہے اُس کی وجہ۔ یہ غم نہ صرف اپنی بات ہے بلکہ خدا کی بات کہ اُسے بخش دیا گیا ہے۔ اس لئے اس غم کا نام الٰہی غم رکھا گیا ہے۔ اس غم کی مثالیں بموجب تواریخ کے دینی چاہئیں۔ چنانچہ بموجب تواریخ کے داؤد۔ پطرس حنا اج گیرسکل ہیں۔ کھویا ہوا بیٹا۔ سوم دنیا کا غم۔ دنیا تو ہمیشہ خوش رہتی ہے۔ لیکن درحقیقت اُس کے اندر



ایک غم کی روح حکومت کرتی ہے۔ دیکھو اول اس دنیاوی غم کی جڑ تلخ ہے۔ اس کی پہچان کہ یہ سب کچھ فانی ہے اور اُس کا سبب اُس کی پہچان ہو کہ دنیا کی محبت اور اپنی محبت کے سبب سے انسان کو ہمیشہ رنج ہوتا ہے۔ کیونکہ سب کچھ انسان کی خواہش کے بموجب نہیں ہوتا نہ چلتا ہے اور پوشیدہ خوف ہر دم بنا رہتا ہے۔ کہ آخر کل سب کچھ کھو جائیگا۔ الغرض دنیا کی روح دنیاوی غم پیدا کرتی ہے اور خدا کی روح خدا کا غم پیدا کرتی ہے۔ چہارم دنیاوی غم کی وجہ تھوڑی دیر میں دنیا کا مال اور اُس کی عزت جاتی رہیگی۔ مثلاً یہ ثابت ہے داؤد اور ساؤل کے اور پطرس بمقابلہ یہوداہ اسکریوطی کے۔ آیت مذکورہ کا دوسرا حصہ دونوں غموں کی مختلف تاثیر یہ ہے کہ الٰہی غم زندگی کو پیدا کرتا ہے اور دنیاوی غم روح اور جسم کی موت کو پیدا کرتا ہے۔

ایک اور مثال۔ یوحنا ۱۶: ۱۴۔ میں ہے کہ وہ میرا جلال ظاہر کریگا اس لئے کہ مجھ ہی سے حاصل کرکے تمہیں خبریں دیگا۔

پہلا حصہ خداوند مسیح کے جلال کا ظہور اُس کے شاگردوں میں بوسیلہ روح القدس کے ہوتا ہے۔ جلال کیا ہے؟ صاف دکھائی دینا۔ رونق دار ہونا جلال ہے۔ بائبل میں یہ خدا باپ۔ انسان اور تمام زمین کی نسبت آیا ہے۔ مگر خاصکر خداوند مسیح کی نسبت یہ آتا ہے۔ اول یہاں اس سے مراد ہے۔ خداوند مسیح کی مرضی کو بے پردہ کرنا یعنے اُس کی شخصیت اُس کا عہدہ۔ اُس کے فضل کی نعمتیں اُس کی حکومت۔ یہ سب بغیر روح القدس کے ہم سے پوشیدہ رہتے ہیں اور خدا کا جلال ظاہر نہیں ہوتا۔ دوم۔ روشن دان یعنے تمام اندرونی انسانیت کو مسیح کی پہچان کی روشنی سے بھر دینا۔ اور اُس کی روشنی کو قبول کرکے انسان خود چمکنے لگتا ہے۔ اور خداوند مسیح کی صورت میں تبدیل ہو جاتا ہے ۲ کرنتھی ۳: ۱۸ کو دیکھو۔ سوم۔ اس میں ہے دل کا خداوند مسیح کے ساتھ موافق ہونا۔ چنانچہ ہر ایک اُس روح یا روحانی شکل کے بموجب جو اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے۔ اپنے آپ کو بتاتا ہے۔ کیونکہ روح القدس ہم میں نہ صرف خداوند مسیح کی پہچان یعنے اُس کی روحانی شکل پیدا کرتا ہے بلکہ اُس کی مانند بھی بناتا ہے۔ یہ کس طرح واقع ہوتا ہے؟ خداوند مسیح خدا باپ کو جلال دیتا۔ اور خدا باپ بیٹے کو جلال دیتا۔ جیسا کہ آسمانی آواز اور معجزات اور بیٹے کو اپنے پاس بٹھانے کے وسیلے سے اور بیٹا باپ کو جلال دیتا ہے۔ یعنے جب اُس کا جلال اپنی شخصیت میں ظاہر کرتا اور انسانوں کو دکھاتا ہے تاکہ وہ اُسے مان لیں۔ روح القدس بیٹے کو جلال دیتا ہے یوحنا ۱۶: ۱۳ جبکہ وہ اُنہیں تمام حق کی راہ بتاتا ہے۔ اول وہ اُن کو پہچان کے راستے میں حق کی منزل تک پہونچاتا اور اُن کو قایل کرتا ہے۔ گناہ۔ راستبازی۔ و عدالت کا وہ روح خداوند مسیح کی باتیں لے کے ہم کو اُبھارتا ہے کہ ان کو عمل میں لائیں۔ دوم محبت کی راہ پر روح ہم کو خداوند مسیح کی محبت کو دکھاتا ہے تاکہ ہماری محبت کو اُکسا دے۔ سوم فرمانبرداری کی راہ پر کہ نہ صرف دل میں جوش ہو بلکہ ظاہر میں عمل بھی ہو۔ اس طرح خداوند مسیح اپنے شاگردوں کے دلوں میں آشکارہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً اُس نے رسولوں کو کس طرح رفتہ رفتہ ہدایت کی کہ وہ اس سے پہلے جاہل و سخت دل تھے۔ پھر وہ تمام کلیسیا کے ہادی ہوگئے اور خداوند مسیح حقیقی چوپان کے ماتحت وہ خود چوپان بن گئے۔

تیسرا حصہ اس جلال دینے سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟۔

جواب۔ یہ کہ خداوند مسیح کے سوا اور اس سے بڑھکر دین کی تکمیل نہیں ہو سکتی چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ وہ میری باتوں سے لے گا۔ اور مسیح کے وسیلے سے تمام انسان نہ صرف روح بلکہ جسم سمیت جلال پائینگے کیونکہ خداوند مسیح جی اُٹھا ہے۔ بلکہ زمین بھی جسکا سردار انسان ہو۔ انسانوں کے سردار خداوند مسیح کے وسیلے سے جلال پائیگی۔ باقی آئندہ

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

باب آٹھواں

میاں:۔ ان مقدسوں کو بڑی لمبی چوڑی وعظیں کرنی آتی ہیں۔ ایک گھنٹے سے میں تمہاری انتظار میں ہوں۔

بیوی:۔ میٹنگ میں حاضرین کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ آج تو میٹنگ کا ہال بالکل بھرا ہوا تھا۔ واعظ کوئی دو گھنٹہ تک سرمن دیتا رہا۔ لیکن کوئی بھی اُس کی وعظ سننے سے تھک نہ گیا۔ اُس نے معافی کے مضمون پر درس دیا تھا۔

میاں:۔ میں سوچتا ہوں کہ شاید لوگوں کو کوئی نئی بات بتاتا ہوگا۔ مگر اُس کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ہمارے پادری صاحبان بڑے عالم اور مشہور مشہور علم الٰہیات کے مدرسوں کی تعلیم پائے ہوئے ہیں۔

بیوی:۔ اس نے مضمون کو بائبل کے الفاظ ہی بیان کیا اور ایسا صاف طور پر بیان کیا کہ سب کی سمجھ میں آسانی سے آگیا۔ میں اس کا تھوڑا سا حصہ آپ کو بتا سکتی ہوں۔

میاں:۔ اچھا بتاؤ اُس نے کیا کیا کہا۔ اگر مجھے معلوم ہو کہ اُس نے کیا کیا بیان کیا تو میں اچھی طرح سے اُس کی تردید کر سکوں۔ ڈیکن جونس کہتا ہے کہ اُن میں سے کسی نے کہا تھا کہ وہ مسیح سے یا فرشتوں سے بہتر ہے۔

بیوی:۔ تمام باتوں پر جو آپ سنتے ہیں یقین نہ کریں میں ہر روز ان کی میٹنگ میں جاتی رہی ہوں اور میں نے ایسے الفاظ ہرگز ہرگز نہیں سنے۔ علاوہ ازیں مسٹر جونس اُن کی وعظ میں کبھی گئے بھی تو نہیں۔

میاں:۔ ہاں وہ گیا تو نہیں لیکن اُسے بتایا گیا ہے۔ کہ وہ ایسا کہتے ہیں۔

بیوی:۔ البتہ واعظ نے یہ تو ضرور کہا تھا کہ مسیح کے خون میں اتنی طاقت ہے کہ ہمیں فرشتوں کی مانند پاک بنا دے۔

میاں:۔ لیکن نے یہ بھی کہا کہ اُن کا ایک مناد کہتا ہے کہ میتھوڈسٹ مشن میں بیس سال میں ایک آدمی نے بھی نجات نہیں پائی۔

بیوی:۔ لوگ ہمیشہ موقع ڈھونڈتے ہیں اور بات کا تبنگڑ بنا لیتے ہیں۔ میں آپ کو بتاتی ہوں کہ اُس نے کیا کہا تھا اُس نے کہا کہ وہ خود میتھوڈسٹ مشن کا ممبر بیس سال سے تھا۔ مگر اُسے اس عرصہ میں نجات نہیں ملی تھی

لیکن میں آپ کو سرمن کی بابت کچھ بتانا مانگتی ہوں اُس نے بتایا کہ انسان اپنی اصلی حالت میں پاک و صاف تھا۔

میاں:۔ اس کو سب جانتے ہیں۔ اور ہمارے پادری بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔

بیوی:۔ اُس نے کہا کہ انسان میں صرف جسمانی زندگی ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں ہمیشہ کی زندگی بھی ہے۔ اپنی جسمانی زندگی اور عقل اور قوائے کے ذریعہ وہ دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ہمیشہ کی زندگی کے ذریعہ خدا سے

میاں:۔ یہ بھی سچ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے ہماری سینری کی کتابیں دیکھی ہیں۔

بیوی:۔ پھر اُس نے کہا کہ صرف ایک گناہ یعنی نافرمانی اُس پر موت لائی۔ آدم زندگی کے درخت کی حدود سے باہر نکالا گیا۔ موت سے جسمانی قوت مراد نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کی زندگی کا کھو یا جانا۔

باقی دارد

شعر و سخن

غزل

حمد میگویم خدائے ذوالجلال
قادر و قیوم حی و لا یزال۔

خالقِ ارض و سماء و ما فیہم۔
واضعِ بحر و بیابان و جبال۔

دانکہ جَعَلَ القمرِ والشمس ہم
فرق بینہُما فی الغُدُوِّ والاصال۔

ساختہ تابوت آدم من تراب
بازروح بدمید در آں بُو الرجال

داد اورا فوق بر مخلوق کل۔
لیک انگشتش گناہے در زوال

باز ہم بگذاشتش ربّ الغفور
ارسل الامین وحید و بے مثال۔

نزل اللہ پسر خود چوں شِپ زاں۔
برد ایں عالم زعصیاں در وبال

لیک نازل چوں بل حق شد بریں
کردیں شیطان ز اندم اعتزال

واہ در رحمت چساں شد بر اُناس
شرح تفصیلش نیاید در خیال۔

در بیانش پس ہنقید فرس نے
گرنگ دیو و صد کند ہمچوں غزال

بس ہمدوا اسے اسپ خامہ صبرکن۔
لاتکو جُحتِ بیروں از حد مجال

خاکسار۔ عبدالحق واعظ انجیل از دار برٹن چک نمبر ۴۵
ڈاکخانہ خاص تحصیل شرقپور ضلع گوجرانوالہ

مضامین

تفریح طبع

گزشتہ سے پیوستہ

ٹامس واٹسن جیسے عالی دماغ شخص کا یہ دستور تھا کہ باوجودیکہ اُسے شراب پینے سے سخت نفرت تھی۔ مگر جہاں گھنٹے دو گھنٹے کی فرصت ملتی تو شراب خانہ ضرور جاتے اور شرابیوں سے خوب بات چیت کرتے۔ اور لطف یہ تھا کہ اس میں وہ کچھ بھی عار نہ سمجھتے تھے۔

مسٹر بورس جو ایک عالی جاہ رئیس تھے اُن کا بھی یہی دستور تھا۔

مسٹر شیلی جو ایک بڑے نامور اور مشہور شاعر تھے ان کے خیالات عجیب اور مزاج بچوں کا سا تھا۔ یہ حضرت جہاں کہیں پانی یا کیچڑ دیکھتے فوراً ٹھہر جاتے۔ اور کاغذ کی کشتیاں بنا بنا کر پانی میں چلاتے اور گھنٹوں دیکھتے رہتے جبتک کاغذ رہتا برابر کشتیاں بنائے چلے جاتے۔ جب کاغذ ختم ہو جاتا تب آپ اپنی جیب کو ٹٹولتے۔ اگر کوئی خط رکھا ہوتا تو اُس کا لفافہ چاک کر کے کشتیاں بناتے۔ یہ بھی نہ ہوتا تو ادھر اُدھر سے کہیں بے کار کاغذ زمین پر پڑا ہوا تلاش کر کے اپنا شوق پورا کر لیتے۔ اس کشتیاں بنانے کے شوق کا اُنہوں نے اپنی نظم میں بھی تذکرہ کیا ہے۔

چارلس ڈکنس کو کون نہیں جانتا کہ کیسے بے نظیر اور زبردست مصنف تھے جن پر آج انگریزوں کی قوم کو فخر ہے یہ اپنے دوست ڈنلس جیرالڈ کے ہیاں جایا کرتے تھے۔ جو بڑا نامور مورخ گزرا ہے۔ وہاں کمرۂ تنہائی میں دونوں حضرات اپنے اپنے رومالوں کے کوڑے بنا کر کھیلا کرتے تھے اور بڑے خوش ہوتے تھے کہ گویا کسی بڑے کام مفید میں مصروف ہیں۔ باقی دارد



انتخاب الاخبار

نیم انسان بندر

لنڈن میں دو بڑے قد کے ایپ (بڑے بندر) لائے گئے ہیں۔ صرف بات چیت کرنے کے علاوہ وہ تمام کام انسانوں کی طرح کرتے ہیں۔ نصف درجن کے قریب زبانوں کے معمولی جملے سمجھتے ہیں۔ وہ چرٹ اور شراب پیتے ہیں اور خود ہی کپڑے پہن لیتے اور اُتار دیتے ہیں۔ رات کو بستر پر تکیہ لگاکر سوتے ہیں اور کمبل اوڑھتے ہیں۔ اور اپنے پہلے ملاقتیوں کو فوراً پہچان لیتے ہیں۔ کتے اور بلیوں سے بہت بھڑکتے ہیں اور ہر قسم کی سموسے بہت نفرت کرتے ہیں۔ مگر پانی سے نہانا پسند کرتے ہیں۔ دانتوں کو برش سے صاف کرتے ہیں۔ بائیسکل کو گرد و غبار سے پاک کرتے اور سوئی میں تاگہ ڈال دیتے ہیں۔ اور تصویروں کی کتابیں بڑے غور سے دیکھتے ہیں۔ (ڈیلی نیوز)

درازی عمر کی عجیب دوا

پیرس پاسچر انسٹیٹیوٹ کی رو سے پروفیسر کی رائے ہے کہ چھاچھ یا مٹھا زندگی بڑھانے کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس کے استعمال سے ۸۰ برس کی عمر تک پہونچکر بھی انسان کے چہرے پر وہی ترو تازگی رہتی ہے جیسے کہ ۴۰ سال کی عمر میں ہوتی ہے۔ پروفیسر صاحب کی اس رائے کے امتحان کے لئے ایک اور سائنیسدان کچھ عرصہ کے لئے دیہات میں ایسی جگہ جا کر رہے جہاں پر لوگ چھاچھ کا زیادہ استعمال رکھتے تھے۔ وہاں حفظان صحت کے قوانین کی خلاف ورزی کے باوجود بھی اُنہوں نے عوام کی جو حالت دیکھی وہ حیرت ناک تھے۔ اُنہوں نے ۹۶ برس کے تندرست و توانا پیر مرد کو دیکھا جو باغ میں کئی گھنٹے ورزش کا کام کرتا تھا۔ ہندوستان میں بھی دیہات میں چھاچھ کا عام استعمال ہوتا ہے۔ اور اُن کی تندرستی و عمر درازی کی وجہ بہت کچھ یہ بھی کہی جا سکتی ہے مگر اب تو دودھ دینے والے جانور ہی دن بدن کم ہوتے چلے جا رہے ہیں تو لسی کہاں سے میسر ہوگی (ہندو لاہور)

مصری اخبار اللوا کی بندش

گورنمنٹ مصر نے مصر کے مشہور روزانہ اخبار اللوا کو حکماً بند کر دیا ہے۔ اُس کی بندش کے چند روز بعد اس کے کارپردازان نے جب ایک اور اخبار بنام شعب جاری کیا۔ تو اُس کو بھی گورنمنٹ مصر نے فوراً بند کر دیا۔ اور مالک پریس پر پچاس پونڈ جرمانہ کیا اور حکم دیا کہ اگر تیسرا اخبار جاری کیا جاویگا تو پریس ضبط کیا جاویگا معلوم ہوا ہے کہ اخبار اللوا نے جنگ اٹلی و ٹرکی کے متعلق گورنمنٹ انگلشیہ کی پالیسی پر نہایت ناجائز نکتہ چینی کی تھی۔ اور اُس کو اٹلی کا طرفدار بنایا تھا۔ حالانکہ گورنمنٹ انگلشیہ صاف الفاظ میں اپنے الگ متفنگ رہنے کا اعلان کر چکی ہو (راجپوت گزٹ)

نور افشاں۔ اس اخبار کی خبروں پر مسلمانوں کو بڑا ناز تھا کیونکہ یہ اٹلی کا سخت مخالف تھا۔

مسٹر تلک کی رہائی کی شرط

پچھلے دنوں خبر یہ اُڑ رہی تھی کہ مسٹر تلک حضور شہنشاہ معظم کی مبارک تاجپوشی کی خوشی میں چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ یا چھوٹنے والے ہیں۔ اس میں اصلیت ضرور تھی۔ چنانچہ اب مدراس کے مشہور اینگلو انڈین اخبار مدراس میل میں ایک صاحب نے لکھا ہے کہ گورنمنٹ ہند مسٹر تلک کو اس شرط پر رہا کرنا چاہتی تھی کہ وہ اس امر کا تحریری وعدہ دیں۔ کہ رہا ہونے کے بعد پولیٹیکل معاملات سے کنارہ کش رہیں لیکن مسٹر تلک نے اس شرط کو منظور نہیں کیا۔ لہذا گورنمنٹ ہند کو ان کی رہائی کا ارادہ فسخ کرنا پڑا (ت)

کیا یہ صلیبی جنگ ہے

بعض اخبارات کی ناعاقبت اندیشی پر افسوس ہوتا ہے۔ جبکہ دنیا کے ہر معاملہ کو مذہبی رنگت دینا چاہتے ہیں اور قوموں کے درمیان مخالفت کی آگ بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اخبار وکیل نے (مرحوم شیخ غلام محمد مرحوم کے وقت میں امید ہے کہ ہرگز ایسا نہ لکھ سکتا کیونکہ وہ پولیٹکس سے باخبر تھے) ایک آرٹیکل میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ تمام عیسائی سلطنتوں نے منصوبہ کر لیا ہے کہ اسلام کو دنیا سے نابود کر دیا جائے وہ لکھتا ہے کہ عیسائی دنیا مجموعی قوت سے نہایت سرگرمی و استقلال کے ساتھ اسلام کو شکست فاش دینے پر کمربستہ ہو اس مقصد کے حصول کے لئے عالمگیر کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں۔ اسلامی دنیا کے متعلق خاص اخبار رسالے اور کتابیں شایع کی جا رہی ہیں۔ جابجا شفاخانے اور مدرسے کھولے جا رہے ہیں۔ سرائیں یا ہوٹل قائم ہو رہے ہیں۔ الغرض کوئی کوشش نہیں ہے جو عیسائی دنیا مسلمانوں کو اپنے پاک و برگزیدہ مذہب سے برگشتہ کرنے کے لئے عمل میں نہیں لا رہی مسلمانوں کو حضرت مسیح کی بادشاہی میں داخل کرنے کا خیال عیسائیوں کے دل و دماغ میں پیوست ہو گیا ہے۔ اور پولیٹکل دنیا میں جو شورش خیز طوفان اس وقت بپا ہو رہے ہیں وہ بھی اس خیال کا ایک زبردست کرشمہ ہیں۔ عیسائی دنیا متفق الرائے ہے کہ دنیا کی بہتری اس میں ہے۔ اور جدید تہذیب صرف اسی صورت میں موثر ہو سکتی ہے کہ اسلام کا نام صفحہ ہستی سے محو کر دیا جائے توحید تثلیث سے دب جائے اور ہلال کی نور افشاں شعاعیں خون آلودہ صلیب کے سامنے ماند پڑ جائیں

محض خیال ہی خیال نہیں بلکہ یہ ایک مستحکم ارادہ ہے جو عیسائیوں کے کسی خاص مذہب اور فرقہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ عیسائی دنیا مجموعی طور پر اس کے زیر اثر کام کر رہی ہے۔ اور جو خیالی صورت میں اسلام کی صورت میں کروڑوں مقدس عیسائیوں کے اضطراب پریشانی کا موجب بن رہا تھا۔ وہ اب اپنی شکل میں پین کرسچین موومنٹ (تحریک اتحاد عیسائیت) کا لباس پہنے ہوئے دنیا کے تیس کروڑ مسلمانوں کو ڈرا رہا ہے۔

عالمگیر اتحاد اسلامی کی تحریک کا وجود محض قیاسی ہے برخلاف اس کے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ دنیا کے جدید پولیٹیکل انقلابات کی تہ میں ایک عظیم الشان تحریک کام کر رہی ہے جسکا دلی مقصد یہ ہے کہ اسلامی ممالک یکے بعد دیگرے عیسائی حلقہ اثر میں لائے جائیں یہی تحریک جدید تہذیب کے چمکدار لباس میں اہل مشرق کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے یا بالفاظ دیگر اسلام کی دنیا سے نیست و نابود کر کے عیسویت کا سکہ چاروانگ بٹھانا چاہتی ہے۔

صلیب کی حکمرانی

ہزار برس تک اہل دنیا کی قسمتیں ہمارے ہاتھ میں رہیں اور پولیٹیکل مد و جزر کے ہم ہی ذمہ دار تھے۔ مگر اب نقشہ بدل گیا ہے۔ اور تین سو سال سے قدرت نے یہ عظیم الشان امانت ہم سے چھین کر فرزندان صلیب کے سپرد کر دی ہے۔ عیسویت کرہ زمین پر چھائی جا رہی ہے اور اسلامی دنیا کا جو بہت کم حصہ اسلامی حکومتوں کے ماتحت رہ گیا ہے وہ بھی رفتہ رفتہ یورپ کی حکمت عملی کا شکار ہوتا جاتا ہے۔ ریڈین کے نامور عالم آثار قدیم پروفیسر رمزے اپنے مشاہدات کی بنا پر یقین رکھتے ہیں کہ جرمنی اور روس بہت جلد ایشیا کوچک کے حصے بخرے کرینگے اور عرب بھی سلطان المعظم کے قبضہ اقتدار سے نکلکر آزادی سے ہم آغوش ہونے والا ہے۔ لیکن یہ ہم آغوشی کے دن رہینگی۔ اس جواب دینے کی ضرورت نہیں عیسائی قوموں نے اپنا رخ آنا بڑھا لیا ہے اور اپنی امیدوں پر انہیں اس قدر کامیابی ہوگئی ہے کہ وہ اب برملا کہنے لگے ہیں کہ اسلامی حکومت کے اب دوبارہ عالمگیر ہونے کی کوئی امید نہیں رہی۔

اور باوجود اس امر کے کہ جنوبی افریقہ میں اسلام بسرعت پھیل رہا ہے۔ انجام کار عیسائیت کا ہر جگہ علم بلند ہونیوالا ہے۔

ہم ہرگز خیال نہیں کرتے کہ تمام عیسائی طاقتوں نے اسلام کے خلاف کوئی سازش کی ہوتی ہے لیکن اس قسم کے خیالات اخبارات میں شائع کرنا جس سے شہنشاہ معظم کی مختلف رعایا کے مابین مخالفت پیدا ہو خلاف قانون ضرور ہے اور وکیل نام رکھنے والے اخبار کو کم سے کم اتنا قانون ضرور جاننا چاہئے جو اخباروں کے متعلق ہو

(آرمی نیوز)

نورافشاں۔ کیا ہر ایک مذہب کو اپنی اشاعت کرنے کی کوئی ممانعت ہے؟ اگر آپ بھی کوشش والا ارادہ اسلام والے اور آریہ وغیرہ دیگر مذاہب کے پیرو کریں تو کیا ناممکن ہے؟ یہ ایک مذہبی تحریک ہوگی۔ جس کی آزادی سب کیلئے ہو۔ اسباب کو پولیٹیکل امور سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی سازش سمجھی جاویگی۔ پر اس کو صلیبی جنگ کا نام دینا بالکل فضول ہے۔ اور مسیحیوں پر ناحق کا غصہ کرنا بیجا ہے۔

ابورونگی نادیپ ہمر کے کمان افسر نے ۱۰ ماہ روان کو اطلاع دی ہے کہ برف کی آنے جانیکی سڑک کچھ تیار ہوگئی ہے۔ اور کچھ باقی ہے۔ مینہ کی وجہ سے شق الارض ہے۔ اور ٹیلے پہاڑ ٹوٹ کر سڑک پر آگرے۔ سردی سخت ہے۔ فوجی پولیس کا ایک دستہ سنیانگ دیکھنے گیا۔ لوگوں نے کسی قسم کی شرارت نہیں کی۔

(راجپوت گزٹ)

رسید زر

مسٹر اے ایف بنسل سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۔ پادری چشیالعل بھائی معہ نقبایا سنہ ۱۹۱۳ء سے ۱۲؍۔ مسٹر نصیر الدین سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ ڈاکٹر ڈبلیو جے پرویس سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ مس ۱۰ اے کرا کاپی سنہ ۱۹۱۳ء صہ ڈاکٹر خیر الدین سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ منشی پیرا منتا سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸ مسٹر اے سالومن سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ مس ایم ۔ ایل پیرس۔ سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ پادری ڈبلیو جی ۔ آر معہ نقبایا سنہ ۱۹۱۲ء سے ۹؍۔ سپرنٹنڈنٹ وائی ۔ ایم ۔ سی ۔ اے (ما) سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ مشن ریڈنگ روم (ح) سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ ڈاکٹر کالو رام سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ ڈاکٹر جہان خاں معہ نقبایا سنہ ۱۹۱۳ء للعہ مس ای ۔ ایم پوچر ۲ کاپی سنہ ۱۹۱۳ء صہ ڈاکٹر نادل کشور سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ مسٹر کھانجی بیرجا بھائی سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ مسٹر سی اے نیوٹن سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ پادری اے ڈبلیو میکلین سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ ڈاکٹر ہزاری لعل سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ مسٹر بی جیکب سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ پادری جسونت سنگھ سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ مسٹر او کے ۔ نورس سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ پرنسپل گرلس سکول (م) معہ نقبایا سنہ ۱۹۱۳ء صہ مسٹر موہن لعل سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ مسٹر شیر شاہ سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔ پادری جی پٹرسن ۲ کاپی سنہ ۱۹۱۳ء عہ۔ پادری کرپال سنگھ معہ نقبایا للعہ۔ مس جے ۔ ایم ۔ مارٹن سنہ ۱۹۱۳ء ۲؍۸۔

ضرورت

۴ ۴

شہر دہلی بحیثیت زنانہ مشن ڈسپنسری کے دو ڈپلوں میں ایک نیل کمپونڈر کی یا کمپونڈری کا کام کرنا چاہتے ہوں ضرورت ہے تنخواہ للعہ ماہوار دیجاویگی اور پانچ سال کا اگریمنٹ لکھوایا جاویگا۔

چاہئے کہ خط و کتابت مس ڈیوڈ ڈیڈی ڈاکٹر صاحبہ یا ڈاکٹر اے ایس ڈیوڈ صاحب دریا گنج دہلی سے کریں۔

انجیل برنباس

من تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ۔

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہوگئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب

جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۳ر۔ اُردو ۸ر اور ۱۲ار +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ

رومن اُردو ۶ا۔ فارسی اُردو عہ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب اِس نیّت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۳ر ۸ر و ۱۲ار رومن ۸ر

اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھو یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنا قیمتی ہی +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

پادری ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام والی براور زچھپا